4696-منہ بولے بیٹے کو اپنی طرف منسوب کرنے کا حکم

سوال

ایک شخص کی اولاد نہیں اوراس نے لاوارث بچوں کے ادارے سے ایک بچہ حاصل کرکے اس کی پرورش کی اوراسے تعلیم دلائی اوراس کے ساتھ حسن سلوک کیا ، اس کوشش اوراپنی جانب سے مہربانی کرتے ہوئے اس نے سرکاری اوراق میں بچہ اپنے نام سے اندراج کروایا ، اب اس کا حکم کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

شرعا جائز نہیں کہ کسی لاوارث بچے کولے پالک بنانے والا اپنے نسب میں شامل کرے اوراس بچے کواس کے بیٹے اوراسے اس کے والد کا نام دیا جائے اوراس کے قبیلے کی طرف منسوب کیا جائے ، جیسا کہ سوال میں وارد ہے ، اس لیے کہ اس میں دروغ بیانی اوردھوکہ اورنسب ناموں کا اختلاط پایا جاتا ہے اوراس کے ساتھ ساتھ عزتوں کو بھی خطرہ ہے ۔

اوراس میں وراثت کی تقسیم میں بھی تغییر پایا جاتا ہے کہ بعض مستحقین کو محروم اورغیر مستحق کو مستحق قرار دیا جاتا ہے اوراسی طرح حرام کو حلال اورحلال چیز کو حرام کرنا پایا جاتا ہے ، مثلا نکاح اورخلوت وغیرہ اوراسی طرح دوسری حرمتوں کو توڑا جاتا اورحدود اللہ سے تجاوز کیا جاتا ہے ، اسی لیے اللہ تعالی نے بچے کی والد کے علاوہ کسی اورکی طرف نسبت کرنا حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا :

{اورتمہارے لے پالک لڑکوں کو تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنایا ہے ، یہ توتمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں ، اللہ تعالی حق بات فرماتا ہے ، اوروہ سیدھی راہ دکھاتا ہے

۔

منہ بولے بیٹوں کوان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کرکے بلاؤ اللہ کے نزدیک مکمل انصاف تو یہی ہے ، وہ تمہارے دینی بھائی اوردوست ہیں تم سے بھول چوک میں جوکچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو ، اللہ تعالی بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے } الاحزاب (4-5) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی اپنے والد کے علاوہ علم رکھتے ہوئے کسی اورکی طرف نسبت کی تواس پر جنت حرام ہے) اسے بخاری اور مسلم اورامام احمد نے روایت کیا ہے ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(جس نے بھی اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی نسبت کا دعوی کیا یا اپنے اولیاء کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہوا اس پر قیامت تک مسلسل اللہ تعالی کی لعنت ہے) ۔

لھذا فتوی لینے والے کا مذکورہ نام کے بارہ میں اجتھاد غلط ہے اور اس پر جمے رہنا جائز نہیں بلکہ اسے اس کی حرمت میں وارد شدہ نصوص کی بنا پر بدلنا اور صحیح کرنا ضروری ہے ، ان نصوص اور دلائل کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے ۔

لیکن لاوارث بچے پر مہربانی اور اس کی حسن تربیت اور اس پر احسان کرنا ایک نیکی اور اچھا کام ہے ، اور شریعت اسلامیہ نے ایسا کرنے کی ترغیب بھی دلائی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

واللہ اعلم

.